## 13699 ـ ميت اٹھانے ميں ايك دوسرے سے سبقت لے جانا

**سوال**

ميں مسلمانوں كے بہت سے جنازوں ميں ديكھتا ہوں كہ لوگ ميت كى چارپائى كو اٹھانے كے ليے ايك دوسرے كو دھكے ديتےاور پيچھے سے آگے جاتے ہيں، اور پھر دوسروں كے ليے جگہ چھوڑتے ہيں، اور اس طرح بہت سے لوگ بارى بارى چارپائى اٹھاتے ہيں.
اور جب ميں نے ان سے اس كا سبب پوچھا تو ان كا جواب تھا: يہ اس ليے كيا جاتا ہے تا كہ ميت كو اٹھانے كا اجروثواب سب حاصل كرسكيں، اور يہ كام غير عادى ہے، اور بعض اوقات چارپائى گرنے كا باعث بھى بنتا ہے، جيسا كہ كئى ايك واقعات ہوئے ہيں، كيا اسلام ميں اس كى كوئى اساس ہے ؟

**پسنديدہ جواب**

الحمد للہ.

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے جنازہ كے ساتھ جانا سنت صحيحہ سے ثابت ہے.

بخارى اور مسلم رحمہ اللہ تعالى نے اپنى صحيح ميں ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ سے روايت بيان كي ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" مسلمان شخص كے مسلمان پر پانچ حق ہيں: سلام كا جواب دينا، اور مريض كى بيمارى پرسى و عيادت كرنا، جنازہ كے ساتھ جانا، اور دعوت قبول كرنا، اور چھينك لينے والے كو دعا دينا"

اور بخارى و مسلم رحمہ اللہ تعالى نے ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ سے ہى روايت كيا ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جو شخص جنازہ ميں نماز جنازہ تك شريك رہتا ہے اسے ايك قيراط اور جو ميت كو دفن كرنے تك اس كے ساتھ رہتا ہے اسے دو قيراط اجر ملتا ہے، عرض كيا گيا: دو قيراط كيا ہيں؟

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" دو عظيم پہاڑوں كى طرح"

اور اس ميں كوئى شك نہيں كہ جس نے ميت كو اٹھايا يا اسے اٹھانے ميں معاونت كى حتى كہ اسے دفن كر ديا جائے

تو اسے یہ اجر عظیم حاصل ہو گا، بلکہ اسے اس سے بھی زیادہ حاصل ہو سکتا ہے، کیونکہ مسلمان شخص کا جنازہ اٹھانے میں میت کے ساتھ احسان ہے، اگرچہ اسے اٹھانے کی مشروعیت میں کوئی حدیث وارد نہیں، لیکن عموما شریعت کے قواعد اس کی مشروعیت پر دلالت کرتے ہیں.

لیکن اگر یہ احسان مذکورہ نقصان و ضرر کا باعث بنتا ہے تو پھر اس نقصان و ضرر کو دور کرنا مصلحت کو حاصل کرنے پرمقدم ہے، لھذا جو اسے اٹھانے کے اجرو ثواب کے حصول کاطمع رکھتا ہے، وہ اس شخص کے اجروثواب سے بڑھ کر نہیں جو اپنے مسلمان بھائیوں پر شفقت کرتے ہوئے اسے اٹھانا ترک کرتا ہے، اور وہ اسے اٹھانے سے عاجز نہیں ہے .